بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

فَإِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ إِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ إِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡآخِرِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّأَحۡسَنُ تَأۡوِیۡلًا (النساء۔۶۰)

پھر اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر تم واقعی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔
یہ بہت بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے (بھی) بہت اچھا ہے۔

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (اَمیر جماعت احمدیہ قادیان جرمنی)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ بخیر وعافیت ہونگے آمین۔ خاکسار کے دل میں آپ کے ساتھ براہِ راست ایک بہت ہی اہم موضوع پر گفتگو کرنے کیلئے تحریک پیدا ہوئی ہے۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعودؑ نے ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک زکی غلام کی خوش خبری دی تھی۔ اِسی عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے بطور فرع ضمنی طور پر حضورؑ کو ایک صلبی لڑکا دینے کا وعدہ بھی فرمایا ہوا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے بطور فرع صلبی لڑکے کا ذکر کیوں فرمایا ہے؟ تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا اس لیے کیا ہے کیونکہ وہ آئندہ زمانہ میں بالعموم جماعت احمدیہ اور بالخصوص حضورؑ کی صلبی اولاد کی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے آزمائش کرنا چاہتا تھا۔ ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جسے ملہم نے غلطی سے ایک سمجھ لیا تھا۔ ملہم کو یہ بھی خبر دی گئی تھی کہ آپکے سلسلہ میں سخت تفرقہ پڑے گا۔ جماعت میں حضرت اقدسؑ کے بڑے صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے ۱۹۴۴ء میں حلفاً دعویٰ مصلح موعود کیا تھا۔ جماعت احمدیہ قادیان ثم محمود ایمان اور یقین رکھتی ہے کہ (۱) ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق جناب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود تھے (۲) وہ یہ بھی یقین رکھتی ہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد رسالہ الوصیت کے مطابق جاری ہونیوالی انتخابی خلافت نہ صرف خلافت راشدہ ہے بلکہ یہی قدرت ثانیہ بھی ہے۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ نہ جناب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود تھے اور نہ ہی انتخابی خلافت قدرت ثانیہ ہے۔ ۲ر اپریل ۱۹۹۳ء کو قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد صاحب کو جرمنی سے ایک احمدی محترم عبدالغفار جنبہ صاحب نے لکھا کہ خدا نے اُنہیں الہاماً خبر دی ہے کہ مرزا بشیر الدین صاحب کا دعویٰ غلط تھا اور پیشگوئی مصلح موعود کے وعدہ کے موافق وہ خود اس کا مصداق ہیں۔ یہ ایک ایسی خبر ہے جو ہر اُس شخص جو حضرت اقدسؑ سے تعلّق رکھتا ہے، کو بنیادوں سے ہلا دیتی ہے اور وہ اِسکی حقیقت جانے بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ اس عاجز راقم نے اس اَمر کی تحقیق کی اور حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب کو صادق پایا اور ایمان لے آیا۔

محترم اَمیر صاحب:۔ ہم سب حضرت اقدسؑ کے ماننے والے ہیں اور باہمی یکجہتی کیلئے ضروری ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے اس اختلاف کو باہمی تبادلہ خیالات سے سلجھا لیا جائے۔ اب جبکہ وہ دن نزدیک آرہے ہیں جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی یعنی ۲۰رفروری، تو مَیں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس مبارک دن یا وہ دن جس پر ہم باہم رضامند ہوں، سب مل بیٹھ کر قرآن کریم، اِلہاماتِ حَکم وعدلؑ اور آپکی تحریرات کی رُو سے اس اختلاف کو دُور کرنے کی کوشش کریں اور اِرادہٗ الٰہی کے مطابق سعی کریں۔ جیسا کہ حضرت اقدسؑ نے یہ بھی خبر دی تھی کہ ۔۔۔ پھر خدا اس تفرقہ کو مِٹا دے گا۔ سو ہم فریقین منشاء الٰہی کے موافق پیش رفت کریں اور اس فرق کو مٹانے کیلئے عملی قدم اٹھائیں۔ خاکسار اپنی جانب

سے چار موضوعات تجویز کرتا ہے

(۱) پیشگوئی مصلح موعود کا اصل مصداق کون ہے؟؟۔۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب یا عبدالغفار جنبہ صاحب (۲) قدرت ثانیہ کی حقیقت کیا ہے؟؟ (۳) اسلام میں تجدید دین کے حوالہ سے دائمی سلسلہ کونسا ہے انتخابی خلافت یا مجددیّت؟؟ (۴) آنحضرت ﷺ کی ثُمَّ سَکَتَ سے کیا مُراد تھی؟

جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی طرف سے محترم مبشر احمد شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ اصلاح پسند جرمنی اور راقِم نمائندگی کریں گے۔ آپ اپنی جانب سے جن علماء کو بھی پسند کریں ساتھ ملا سکتے ہیں۔ نیز طریقِ کار ہمارا انشاءاللہ منہاج نبوت ہی ہوگا۔ جب بھی بندوں میں اختلاف ہوتا ہے تو اُس کا ایک مشترکہ معیار کے تحت فیصلہ ہوتا ہے۔ یہ جو ہمارا اختلاف ہے اس میں جو مشترکہ معیار ہے جس کو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں اور جس کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں وہ ہے اللہ کی کتاب قرآن کریم اور حضرت حَکم وعَدل امام مہدی و مسیح موعودؑ کے الہامات۔ اس سلسلہ میں محمدی مریم حضرت حکم وعدل ؑ کا طریق کار کیا تھا؟؟ آپؑ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

''اب تم خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کرلو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حکم وعدل مانا ہے، تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدُورت یا رَنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے، کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا، لیکن اگر تم نے سچے دل سے قبول کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکَم ہے تو پھر اُسکے حُکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو۔ اور اُسکے فیصلوں کو عزّت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ ﷺ کی پاک باتوں کی عزّت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ رسول اللہ ﷺ کی شہادت کافی ہے۔ وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا وُہ حَکَم عدّل ہوگا۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۲)

جنابِ اَمیر صاحب:۔ سو واضح ہو کہ ہمیں قرآن کریم میں یہی حکم ہے کہ۔ لَّقَد کَانَ لَکُم فِی رَسُولِ اللّٰہِ أُسوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ یعنی ہر دینی معاملہ میں ہم نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیں کہ آنحضور ﷺ نے اس میں کیا طریق اختیار کیا ہے؟ جب ہمیں وہ طریق معلوم ہو جائے تو پھر ہمیں اپنے لیے اِسی کو مشعل راہ بنانا چاہیے۔ اِسی طرح ہمیں محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کا طریق کار بھی دیکھ لینا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے اس زمانہ میں حضورؑ ہی کے ذریعہ رسول کریم ﷺ کے اُسوہ کو دوبارہ زندہ کیا گیا ہے۔ پس جس اَمر میں ہمیں نبی پاک ﷺ یا حضرت مسیح موعودؑ کا یا آقا اور غلام دونوں کا طریق کار مل جائے تو نہ صرف یہ کہ ہمیں اس طریق کار کو فوراً بلا تامل اختیار کر لینا چاہیے اور اِسی میں اپنی سعادت اور نجات سمجھنی چاہیے بلکہ اپنے اِختلافی اُمور میں کسی اور طریق کار کو پیش کرنے کی جرأت بھی نہیں کرنی چاہیے۔ مثلاً اس حوالہ سے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں:۔۔۔''یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے صدق وکذب آزمانے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات حیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں۔ اور اگر وہ درحقیقت قرآن کی رُو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے اس کو سوچو۔''۔(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۴ حاشیہ)

میں اپنے آقا محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی سنت کے مطابق آپ سے یہ درخواست کر رہا ہوں۔آپ کا بھی حضرت مرزا صاحبؒ پر سچا ایمان ہے اس لیے مجھے اُمید ہے کہ آپ بھی اُنکی اس سنت پر عمل پیرا ہونگے۔محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی سنت اس معاملہ میں کیا ہے؟ وہ سفر دہلی کے دوران شہر کے نامی مولویوں اور عوام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

’’تیسری شرط یہ کہ بحث وفات حیات مسیح میں ہو۔اور کوئی شخص قرآن کریم اور کتب حدیث سے باہر نہ جائے۔مگر صحیحین کو تمام کتب حدیث پر مقدم رکھا جائے اور بخاری کو مسلم پر کیونکہ وہ اَصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مسیح ابن مریم کی حیات طریقہ مذکورۂ بالا سے جو واقعات صحیحہ کے معلوم کرنے کیلئے خیر الطرق ہے،ثابت ہوجائے تو میں اپنے اِلہام سے دستبردار ہوجاؤں گا۔کیونکہ میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہوکر کوئی اِلہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔پس کچھ ضرور نہیں کہ میرے مسیح موعود ہونے میں الگ بحث کی جائے۔بلکہ میں حلفاً اِقرار کرتا ہوں کہ اگر میں ایسی بحث میں وفات عیسٰی میں غلطی پر نکلا تو دوسرا دعویٰ خود چھوڑ دوں گا۔اور اِن تمام نشانوں کی پروا نہیں کروں گا جو میرے اِس دعوے کے مصدق ہیں۔کیونکہ قرآن کریم سے کوئی حجت بڑھ کر نہیں۔‘‘ مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۳۵ تا ۲۳۶)

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب:۔ہم سب احمدی حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو حکم و عدل مانتے ہیں۔جب پیشگوئی مسیح موعود کے سلسلہ میں ہمارے سامنے ہمارے آقا کا ایک نمونہ اور سنت موجود ہے تو پھر ہمیں پیشگوئی مصلح موعود کے معاملہ میں بھی آپکے نمونہ اور آپکی سُنت کی پیروی کرنی ہوگی۔اس وقت ہمارے اور آپکے درمیان بھی یہی صورتحال ہے۔لہٰذا پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں ضروری ہے کہ جو دعویٰ پہلے ہو چکا ہے اُس پر پہلے غور و فکر کر لیا جائے یہ دیکھنے کیلئے کہ آیا وہ دعویٰ سچا تھا یا کسی غلط فہمی پر مبنی تھا؟اگر خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ پیشگوئی مصلح موعود کو قرآن کریم کی روشنی میں پرکھنے کے بعد سچا ثابت ہوجاتا ہے تو پھر اِسکے بعد کسی دوسرے مدعی کا دعویٰ خود بخود باطل ہوجائے گا اور اُسکے دعویٰ کے بارہ میں الگ سے بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔مجھے اُمید ہے آپ میرے نکتہ کو سمجھ ہو گئے ہونگے۔ہمیں آپکے اوقات گرامی کا خیال ہے۔اُمید ہے آپ اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود اِس کام کیلئے اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر اس مجوزہ علمی گفتگو کا پروگرام بنا کر ہمیں جلد از جلد آگاہ فرمائیں گے۔ہمیں آپکے جواب کا انتظار رہے گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے کہ وہ اس کاوش کے اَحسن نتائج پیدا فرمائے۔آمین ثم آمین

خاکسار

محمد عامر

محمد عامر (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اصلاح پسند جرمنی)

محترم مبشر احمد شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ اصلاح پسند جرمنی

مورخہ ۱۴/فروری ۲۰۱۶ء

☆☆☆☆☆☆